بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۲۷ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

Digitized By Khilafat Library Rabwah

الفضل

روزنامہ قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳ | ۱۰ ماہ شہادت ۱۳۲۴ ہش | ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ | ۱۰ اپریل ۱۹۴۵ء | نمبر ۸۴

مدینۃ المسیح

لاہور ۹ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۹ ½ بجے شام بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور کو کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۹ ماہ شہادت۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سخت سردرد اور ضعف رہا ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔ —— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت آج سارا دن سردرد اور حرارت کی وجہ سے ناساز رہی۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو آج سر میں درد اور ضعف رہا ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی عام حالت اچھی ہے۔ اور ٹمپریچر نارمل ہے دعائے صحت کی جائے۔

آج ۴ ½ بجے شام مکرم حکیم عبدالصمد صاحب میرٹھی محلہ دارالعلوم کی لڑکی کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھی شریک ہوئے اور دعا کی۔

روزنامہ الفضل قادیان

۲۵ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ

جماعت احمدیہ کی مرکزی درسگاہیں

(از اسسٹنٹ ایڈیٹر)

جماعت احمدیہ کے سامنے جو عظیم الشان پروگرام ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے جیسا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرما چکے ہیں لاکھوں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ تمام دنیا میں تبلیغ اسلام اور پھر احمدیت میں داخل ہونے والوں کی تعلیم و تربیت کوئی آسان کام نہیں بلکہ بہت بڑا اور نہایت اہم کام ہے۔ جسے جماعت نے ہی کرنا ہے۔ آسمان سے فرشتے نہیں اتریں گے۔ دنیا میں جس قدر انبیاء گزرے ہیں۔ ان کے مقاصد کی تکمیل ان کے متبعین کے ذریعہ ہی ہوتی رہی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی مومنین نے ہی اپنی جانوں مالوں اور اولادوں کی قربانیاں پیش کر کے کیا تھا۔ اور اب بھی وہی اس کام کو کریں گے۔ پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز یہ بھی فرما چکے ہیں۔ کہ چاروں طرف تبلیغ کے کام کو پورے زور کے ساتھ وسیع کرنے کا وقت بالکل قریب آ گیا ہے جس کے لئے ہر فرد جماعت کو غیر معمولی قربانیوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اس کام کی تیاری کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بعض گزشتہ خطبات میں تاکیداً ارشاد فرما چکے ہیں۔ کہ دوست اپنے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے قادیان بھجوائیں۔ اور مرکزی درسگاہوں میں سے مدرسہ احمدیہ کی طرف بالخصوص زیادہ توجہ دیں۔ کیونکہ موجودہ وقت میں اس کی طرف توجہ بہت کم ہے۔ اور اس میں تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ضرورت بہت زیادہ ہے۔ ۵ جنوری ۱۹۴۵ء کے خطبہ جمعہ میں حضور نے یہاں تک ارشاد فرمایا کہ "کم سے کم ایمان کی علامت یہ ہے کہ ہر خاندان ایک ایک لڑکا تو خدمت دین کے لئے دے۔ اور جو یہ بھی نہیں کرتا۔ وہ گو شرم و حیا کی وجہ سے مونہہ سے تو نہیں کہتا مگر عملی طور پر یہی کہتا ہے کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔ اے موسےٰ تو اور تیرا رب جاؤ اور دونوں جا کر دشمنان دین سے جنگ کرو ہم تو اسی جگہ بیٹھے رہیں گے۔ گو وہ مونہہ سے یہ الفاظ نہ کہے مگر اپنے عمل سے یہی کہتا ہے۔ اور اسکے دل میں یہی ہے۔ اور جس کے دل میں یہ بات ہو۔ وہ کبھی مومن نہیں ہو سکتا۔" (الفضل ۱۰ جنوری) اور پھر حضور نے یہاں تک تاکید فرمائی کہ فرمایا "جن کے ہاں اولاد نہ ہو یا ہو مگر چھوٹی عمر کی ہو۔ یا جن کے ہاں لڑکیاں ہی ہوں لڑکے نہ ہوں۔ تو وہ ایک دیہاتی مبلغ یا مدرسہ احمدیہ کے ایک طالب علم کا خرچ دیں یا چند دوست ملکر ایک طالب علم کا خرچ برداشت کریں۔"

پھر فرمایا۔

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے۔ اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے مگر ہمارے مشورہ سے کیا جائے۔ کیونکہ سب کو فوراً استعمال نہیں کیا جا سکتا...... جس طرح ہر احمدی اپنے اوپر چندہ لازم کرتا ہے اسی طرح ہر احمدی خاندان اپنے لئے لازم کرے۔ کہ وہ کسی نہ کسی کو دین کے لئے وقف کریگا۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ سب دوست جلد سے جلد اس بلاوا پر لبیک کہیں گے"

مدرسہ احمدیہ میں بچوں کو داخل کرانے کی تاکید کرتے ہوئے حضور نے فرمایا تھا "زیادہ نہیں تو کم سے کم ہر ضلع سے چار یا پانچ طالبعلم ضرور آنے چاہئیں۔" (الفضل ۱۰ جنوری)

پھر ایک اور موقعہ پر فرمایا۔ کہ "ہمیں ہزاروں مبلغین کی ضرورت ہے۔ اگر ایک سو طالب علم ہر سال مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوں۔ اور ان میں سے کوئی فیل نہ ہو۔ کوئی بیمار نہ ہو۔ کوئی تعلیم نہ چھوڑے۔ اور سارے کے سارے پاس ہو جائیں تو پھر دس سال کے بعد ہمیں سو مبلغ ملنے کی امید ہو سکتی ہے۔ اور بیس سال کے بعد ایک ہزار مبلغوں کے ملنے کی امید ہو سکتی ہے۔ میرا تو دل یہ قیاس کر کے بھی کانپ جاتا ہے۔ کہ بیس سال کے بعد صرف ایک ہزار مبلغ تیار ہوں۔ کیونکہ بیس سال میں تو دنیا تہ و بالا ہو جانے والی ہے۔"

"خدا تعالےٰ تم سے تمہاری جانوں کا مطالبہ کرتا ہے اور وہ اس صورت میں کہ اپنی اولادیں دین کی خاطر وقف کرو۔ اگر تم دین کے لئے اپنی اولادیں دینے کے لئے تیار نہیں ہو گے۔ تو خدا تعالےٰ تمہاری اولادیں شیطان کو دیدیگا۔ یاد رکھو دنیا میں کسی کی اولاد اسکے پاس نہیں رہتی۔ اگر تمہاری اولاد خدا کی ہو کر نہیں رہیگی۔ تو وہ شیطان کی ہو جائیگی...... دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے کم سے کم ایک سو طالب علم مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوں"

تعلیم الاسلام ہائی سکول بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی مقصد کے لئے قائم فرمایا تھا۔ کہ جو لوگ اپنی اولادوں کو انگریزی تعلیم دلانا چاہیں۔ وہ یہ تعلیم دینی ماحول میں دلا سکیں۔ تاکہ ان کی تربیت ایسے رنگ میں ہو۔ کہ وہ نہ صرف خود اسلامی احکام کے پورے پورے پابند ہوں۔ بلکہ دوسروں کو بھی اس طرف لانے کی اہلیت اپنے اندر رکھتے ہوں۔ اور اس بات کو محسوس کرتے ہوئے کہ میٹرک پاس کرنے کے بعد جماعت کے بچوں کو چھوٹی عمر میں ہی اعلےٰ تعلیم کے لئے کالجوں میں جانا پڑتا ہے۔ جہاں کا ماحول روحانی لحاظ سے سخت نقصان رساں ہوتا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اب سکول کو ترقی دے کر کالج بنا دیا ہے۔ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب کو مخاطب کرتے ہوئے حضور فرما چکے ہیں۔

"احباب جماعت پر اب یہ ذمہ داری ہے کہ اب لڑکوں کو کالج میں تعلیم پانے کے لئے یہاں بھجوائیں۔ یہاں اخراجات بھی کم ہوں گے۔ اور لڑکے زہریلی سموم ہوا سے بھی محفوظ رہیں گے۔ کالج کے ذریعہ اسلام کا ڈیفنس مضبوط کیا جانا مقصود ہے۔"

حضور ایدہ اللہ کے ارشادات کے بعد قادیان کی مرکزی درسگاہوں کی اہمیت کے بارہ میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوائیں۔ مدرسہ احمدیہ کا داخلہ شروع ہے اور ہائی سکول کا

ایڈیٹر غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی خیر و عافیت کیلئے درخواست دعا

لاہور ۹ اپریل - آج گیارہ بجے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی کہ سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپریشن لیڈی ایچی سن ہسپتال میں آج صبح دس بجکر ۵ منٹ پر شروع ہوا - اور دس بجکر بارہ منٹ پر ختم ہوا -

۳ بجے بعد دوپہر یہ اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ خدا کے فضل سے عام طبیعت اچھی ہے - اپریشن کے قریباً نصف گھنٹہ بعد ہوش آنے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اندر تشریف لے گئے تھے اور تھوڑی دیر ٹھہر کر باہر تشریف لے آئے - شام کو حضور پھر تشریف لے گئے - آج کی آخری اطلاع یہ ہے کہ خدا کے فضل سے حالت اچھی ہے - احباب صحت و عافیت کے لئے دعا جاری رکھیں +

ضلع گورداسپور میں احمدیوں پر تشدد

گزشتہ چند ہی روز میں ضلع گورداسپور کے بعض مقامات پر احمدیوں پر مخالفین کی طرف سے بلا وجہ تشدد کرنے کے واقعات ظہور میں آ رہے ہیں - ذمہ دار حکام کو چاہئے کہ انسداد کی سعی فرمائیں -

پہلا واقعہ موضع گھنو کے بانگر متصل علی وال میں ظہور پذیر ہوا - اور دو ضعیف العمر احمدی ایک ایسی مسجد میں جہاں کہ وہ ہمیشہ سے نماز پڑھتے آئے ہیں - نماز ادا کر رہے تھے - کہ مخالفین نے انہیں سخت زدوکوب کیا - اور لہولہان کر دیا -

دوسرا واقعہ موضع ستکوہا کا ہے - جہاں ایک احمدی پر جبکہ وہ درس دے رہا تھا - لاٹھیوں سے حملہ کر کے اسے ضربات پہنچائی گئیں -

کیا امید کی جائے - کہ افسران بالا ایسے ظالمانہ واقعات کو روکنے کے لئے ہر ممکن تدبیر اختیار کریں گے -

انصار سلطان القلم

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ماتحت احباب جماعت اور خصوصاً نوجوانوں میں تحریر کا ملکہ پیدا کرنے کے لئے اور اسے ترقی دیکر انہیں حضرت سلطان القلم علیہ السلام کے قلمی انصار بنانے کے لئے مجلس انصار سلطان القلم قائم ہے - تمام قلمی خدمت کا جذبہ رکھنے والوں سے التماس ہے کہ وہ مجلس انصار سلطان القلم میں شامل ہوں - تا وہ ایک تنظیم کے ماتحت اس خدمت کو باحسن بجا لا سکیں -

(خاکسار مشتاق احمد سیکرٹری)

چندہ تعمیر منارۃ المسیح ہال کے متعلق ضروری اعلان

جیسا کہ احباب جماعت کو بذریعہ اخبار الفضل ۳ اپریل ۱۹۴۵ء نیز بذریعہ نمائندگان مجلس مشاورت معلوم ہو چکا ہے - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت کے آخری دن (یکم اپریل ۱۹۴۵ء) کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آج سے ۴۵ سال قبل کی ایک تجویز دربارہ "تعمیر منارۃ المسیح ہال" کی منظوری دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا - کہ آئندہ پانچ سال میں دو لاکھ روپیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے جمع کیا جائے - اور بجٹ میں یہ رقم رکھنے اور مجلس شوریٰ میں پیش کرنے کی بجائے انفرادی طور پر جماعت سے لی جائے - مگر اسی وقت مخلصین نے وعدوں اور نقدی کی صورت میں سوا دو لاکھ کے قریب رقم پیش کر دی - چونکہ اس چندہ کی وصولی اور حساب رکھنے کا کام نظارت بیت المال کے سپرد کیا گیا ہے - اس لئے احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے - کہ وہ آئندہ اس چندہ کے وعدے دفتر بیت المال میں ارسال فرمائیں - اور رقم چندہ بمد "منارۃ المسیح ہال" بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ارسال کرتے وقت اس کی تفصیل نام بنام دفتر بیت المال میں بھیجدیا کریں -

اس وقت تک جو وعدے اور وصولی ہو چکی ہے - اس کی فہرست انشاء اللہ عنقریب اخبار میں شائع کرا دی جائیگی - اور اسی طرح آئندہ بھی جس قدر وعدے وصول ہونگے - شائع کرائے جائینگے -

(ناظر بیت المال)

"زمیندار" کی شاعرانہ بڑ کا جواب

الفضل ۹ اپریل میں ہم نے دیکھا - "زمیندار" میں مطبوعہ دو شعر پڑھے قلم برداشتہ چند اشعار پیش کرتا ہوں -

تاج‌محمد اکمل

رحمت طلب الٰہ سے ہر آن کیجئے
ایمان تازہ کرنے کی ہو آرزو اگر
ممکن نہیں - نکالئے دل سے یہ بد خیال
شیرازہ قادیاں کا پریشان نہ ہو سکے
وعدہ خدا کا ہے کہ ابد تک ہی قادیاں
"دعویٰ پیمبری کا جسے ہو نبی کے بعد"
تحقیق کیجئے کہ نبی سے ہے کیا مراد
گر یہ مراد ہے کہ خدا سے ہیں ہمکلام
پورا اترتے دیکھئے میزان عدل پر
دنیا کا ہے معاملہ کوئی تو جانیئے
او خویشتن گم است کرا رہبری کند
لیکن اگر ہو مسئلہ دین قویم کا
قرآن صادقوں کے نشاں ہے بتا رہا
کب تک اِبا و کبر رہیگا ظفر علی!
حق کی مخالفت میں گذاری تمام عمر
یہ سلسلہ تو ایک "تناور درخت" ہے
ایمان لا کے قول رسول کریم پر
محمود ہیں خلیفہ برحق حضور کے

لعنت ہزار بر سر شیطان کیجئے
تو قادیاں میں سجدہ بہ عرفان کیجئے
"شیرازہ قادیاں کا پریشان کیجئے"
آپ اپنی مشکلات کو آسان کیجئے
تسلیم اس کو مصدر ایمان کیجئے
انکار کیجئے نہ ہی القان کیجئے
دعوے پہ غور خوب بہ امعان کیجئے
ساتھ اس کے بیّنات کی پہچان کیجئے
تو نعمت خدا کا نہ کفران کیجئے
"اس کو سپرد جرگۂ افغان کیجئے"
تاہم جو جی میں آئے وہ اے جان کیجئے
اس کا حکَم ضروری ہی قرآن کیجئے
ان سے تمیز ہر حق و بطلان کیجئے
بس اور مال و جان کا نہ نقصان کیجئے
کچھ اپنی عاقبت کا بھی سامان کیجئے
اس کے اکھیڑنے کا نہ ارمان کیجئے
حاصل امام مہدی کا فیضان کیجئے
آپ ان سے اپنے درد کا درمان کیجئے

سر اپنا پھوڑ لے گا جو ٹکر لگائیگا!
اکمل کی بات سچ ہے نہ بطلان کیجئے

تشخیص بجٹ سال رواں کے متعلق ضروری اعلان

جماعتوں کو تشخیص بجٹ فارم چندہ عام و چندہ جلسہ سالانہ برائے تشخیص چندہ بابت سال ۴۶-۱۹۴۵ء بھیجے جا چکے ہیں - گو اکثر جماعتوں کی طرف سے یہ فارم پُر ہو کر موصول ہوئے ہیں - مگر بعض جماعتوں کی طرف سے ابھی تک یہ فارم موصول نہیں ہوئے - اور سال رواں کے ختم ہونے میں صرف چند دن رہ گئے ہیں - لہٰذا عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے - کہ جنہوں نے اب تک یہ فارم ہر دو چندہ جات کے پُر کر کے روانہ نہ کئے ہوں - وہ اب جلد سے جلد ارسال کریں - تاکہ اُن کے سال رواں کے مشخصہ بجٹ مقرر کئے جا سکیں - (ناظر بیت المال)

رشتہ ناطہ کے متعلق ضروری اعلان

نظارت ہذا کے شعبہ رشتہ ناطہ میں حسب اطلاعات غیر شادی شدہ افراد کے نام ایک رجسٹر میں درج کئے جاتے ہیں - ان میں سے بعض افراد اپنے طور پر رشتہ تلاش کر کے شادی کر لیتے ہیں لیکن نظارت میں اس کی اطلاع نہیں دیتے - جب کوئی موزوں رشتہ ملنے پر ان کو لکھا جاتا ہے - تو معلوم ہوتا ہے - کہ وہ شادی کر چکے ہیں - اس طرح نظارت کو علاوہ غیر ضروری خط و کتابت کے دوسری دقتوں کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے - اندریں حالات احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست اپنے نام شعبہ رشتہ ناطہ کے رجسٹر میں درج کرائیں اگر وہ اپنے طور پر شادی کا انتظام کر لیں تو اس کی فوری اطلاع نظارت میں بھی کر دیا کریں -

علاوہ ازیں خط و کتابت کے وقت نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیا کریں - تاکہ جواب دینے میں سہولت ہو -

(نظارت امور عامہ)

اخبار "الفضل" کی کھلی چٹھی کا جواب

از ابوالبرکات مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نزیل سہارنپور

اخبار "الفضل" مجریہ ۶ مارچ ۱۹۲۵ء کے صفحہ پر ایک چٹھی شائع ہوئی ہے جس کا عنوان ہے "کھلی چٹھی بنام علماء قادیان" اس چٹھی میں دو سوال بغرض جواب پیش کئے گئے ہیں۔ پہلا سوال اجرائے نبوت کے متعلق ہے۔ اور دوسرا کتاب حمامۃ البشریٰ کے صـ۲۳ سطر ۱۰ کے حوالہ سے اس امر کے متعلق کہ قیامت کی علامتیں جن میں سے طلوع الشمس من المغرب اور دابۃ الارض وغیرہ کے ظہور کے بعد ایمان انا نفع نہیں دیگا۔ وہ ظہور میں آچکیں۔ تو کیا اب ایمان نفع نہ دے گا تو اس صورت میں دعوئے نبوت بھی نافع نہ ہوسکے گا۔ یہ خلاصہ اور ماحصل ہے اس چٹھی کا۔

چٹھی لکھنے والے کا مبلغ علم

(ا) چٹھی کی عبارت میں بلحاظ رسم الخط کئی جگہ تصحیف بھی واقع ہوئی ہے۔ معلوم نہیں کہ سہو کتابت اور سبقت قلم سے ہوئی یا چٹھی شائع کرنے والے کے مبلغ علم کے نقص سے وقوع میں آئی مثلاً بالہدایت کو بالہدائت بزیادت الف لکھا ہے۔ جو غلط ہے۔ سورۂ اعراف کو سورۂ اعراق لکھا ہے۔ یعنی بجائے حرف فا کے قاف لکھ دیا ہے۔ اور بجائے مفید للمطلوب کے مفید الی المطلوب تحریر کیا ہے۔ اور بجائے ایصال المقصود کے ایصال الہی المقصود لکھا گیا ہے۔ اسی طرح فقرہ "مصدق آنحضرت کی نہ ہوناہیں حرف "کی" جو علامت تانیث ہے۔ اسے بجائے تذکیر استعمال کیا ہے۔ اور بجائے اکمل اور اتم کے اکمل اور اتم تحریر میں لایا گیا ہے۔ اور بجائے حمامۃ البشریٰ کے عامۃ البشریٰ اور فقرہ لاینفع نفسا ایمانہا کی جگہ لاینفع نفسا اینہا لکھ دیا ہے۔

ایک مختصر سی چٹھی میں تصحیف کے اتنے نمونے اس صورت میں کہ چٹھی فریق مخالف کے نام اخبار میں شائع ہوگی۔ حزم و احتیاط کا محل تھا۔ اور بالخصوص درخور اعتناء۔ یہ الفاظ بغرض اظہار ذم و تنقیص نہیں۔ بلکہ بغرض صیانت عن الوقوع فی الخطاء اور آئندہ احتیاط کے لئے عرض کئے گئے ہیں۔

باطل کلام

(ب) یہ فقرہ کہ "نص صریح اجرائے نبوت کے لئے ممتنع بالذات اور بالوصف محال و ناممکن ہے" قرآن کریم اور احادیث صحیحہ نبویہ کے سخت خلاف ہونے سے کلام مخبث اور باطل اور از روئے تنقید و منظر تحقیق محل کلام ہے وجوہ حسب ذیل ہیں۔

نبی کی بعثت کے متعلق خدا تعالےٰ کی سنت

دنیا میں اجرائے نبوت کا قانون انسانوں کی ہدائت اور اصلاح اور تربیت کی ضرورت حقہ کے لئے وضع کئے جانے سے خدا کی سنت جاریہ اور عادت مستمرہ سے ہے۔ اور خدا کی سنت حسب آیت لن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا اور نیز لن تجد لسنت اللہ تحویلا (فاطر) تبدیل و تحویل سے محفوظ و مصئون ہے۔ اور لن تجد کی نفی بلن جس شدت کی تاکید پر دال ہے۔ وہ ارباب نظر پر مخفی نہیں اور آئت سنۃ من قد ارسلنا قبلک من رسلنا ولا تجد لسنتنا تحویلا کے رو سے علاوہ اس اظہار کے کہ سنۃ اللہ کے لئے تحویل نہیں۔ خود رسولوں کے بھیجنے کو سنت الٰہیہ قرار دیا گیا ہے۔ کیا ایسی سنت اللہ جو رسولوں کے بھیجنے کے متعلق انسانوں کے لئے ابتداء آفرینش سے لے کر نوع انسان کے انتہا قیام دنیا تک جاری کی گئی ہے۔ اس کی نسبت قرآن کی کسی آیت سے ٹکراؤ کی صورت میں محض اپنی غلط فہمی اور عدم تدبر سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد وہ سنت ہاں اٹل سنت بدل چکی ہے خود قرآنی آیت کے درمیان اختلاف پیدا کرنے کی ناکام اور عبث کوشش ہے۔ بس اجرائے نبوت کا مسئلہ اپنی وضع میں سنت الٰہیہ سے ہے۔ اور جب تک دنیا میں بنی آدم کا قیام رہے گا۔ جیسے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے نبی آتے رہے آئندہ بھی آتے رہیں گے۔ اگر پہلے لوگوں کے لئے جسمانی پرورش کے سامانوں کے ساتھ دینی اور روحانی تربیت کے لئے نبی اور رسول آئے۔ تو اب کیوں نہیں آسکتے۔ اگر پہلے زمانوں میں رات۔ دن۔ خزاں۔ بہار۔ موسم برسات کی ضرورت تھی۔ تو اس زمانہ میں بھی ویسی ہی ہے۔ اور اگر خدا کی سنت پہلے نہیں بدلی۔ تو اب نبیوں رسولوں کی بندش کے غلط خیال سے کیوں بدلنے لگی۔ اگر خدا نے شیطانوں۔ کافروں۔ دجالوں۔ سانپوں۔ بچھوؤں کو پیدا کرنے کی سنت کو اب تک نہیں بدلا۔ تو کیا نبی رسول ان چیزوں سے بھی گئے گذرے۔ اور نعوذ باللہ بُرے تھے۔ کہ خدا نے ان کے متعلق اپنی سنت کو بدل لیا۔ جو نبی نوع انسان کی ابتدائے آفرینش سے لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور تک اجرائے نبوت کے لئے جاری فرمائی گئی۔

امت محمدیہ کے لئے چار طرح کے انعامات

پھر قرآن کریم میں حسب آئت ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصلحین (نساء) خدا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کاملہ کی شرط پر امت محمدیہ کے مختلف افراد کے لئے چار طرح کے انعامات کا وعدہ پیش کیا ہے۔ اور اسی وعدہ کے رو سے امت محمدیہ میں بعض کو صدیق بنایا گیا بعض کو شہید بعض کو صالح اور آنے والے موعود مسیح کو جو حسب آئت استخلاف و حدیث اماکم منکم امت محمدیہ کا فرد اور از روئے حدیث صحیح مسلم نبی اللہ کی حیثیت میں آنے والا قرار پایا۔ اسے انعام نبوت دیا گیا۔

مسیح موعودؑ کی بعثت

اور آئت کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین و منذرین وانزل معہم الکتب بالحق لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ کے رو سے لوگوں کے اختلافات کے درمیان بغرض فیصلہ بھی بعثت انبیاء کو ضروری قرار دیا ہے۔ اور حدیث نبوی کے رو سے جو سنن ترمذی میں ہے اس کے فقرہ ستفرق امتی علیٰ ثلث وسبعین فرقۃ کلہم فی النار الا فرقۃ واحدۃ کے رو سے امت محمدیہ جو ابتداء میں امت واحدہ تھی۔ تفرقہ سے ۷۳ فرقوں میں بٹ گئی۔ جن کے ۷۲ فرقوں کو ناری اور صرف ایک فرقہ کو ناجی قرار دیا گیا۔ اور اس فرقہ ناجیہ کی علامت یہ بتائی گئی۔ کہ الا ہی الجماعۃ دوسری علامت ما انا علیہ واصحابی بتائی گئی۔ اور یہ دونوں علامتیں آج بجز جماعت احمدیہ کے اور کسی فرقہ میں نہیں پائی جاتیں۔ جماعت کا لفظ بھی آج دنیا میں جماعت احمدیہ پر ہی اطلاق پا رہا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کے نمونہ پر حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت ہی کا نمونہ ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ بھی حسب آئت قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی لوگوں کو خدا کی طرف دعوت دیتے تھے۔ اور تبلیغ کرتے تھے۔ اور یہی کام دعوت اور تبلیغ کا آج اس زمانہ میں امام جماعت احمدیہ معہ اپنی جماعت کے کر رہے ہیں۔ اور دوسرے سب فرقے احمدیوں کی سخت مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ اور احمدیوں کے مقابل سب کے سب متفق ہو جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ احمدی لوگ ہم سے نہیں یعنی رسمی اور اسمی مسلمانوں سے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یہی فرمایا تھا۔ کہ وہ تہتروں فرقہ ناجی اور بہشتی ہونے سے ان بہتر ناریوں سے الگ ہوگا۔

پھر حدیث کیف تہلک امۃ انا اولہا والمسیح ابن مریم اٰخرہا کے رو سے جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے اول حصہ میں ہیں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امت کے آخری حصہ میں جو تہتروں فرقہ اور ناجی اور بہشتی فرقہ ہی اس حدیث کے رو سے یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ باوجودیکہ امت محمدیہ کے آخر میں آنے والا مسیح نبی اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آئیگا۔ پھر بھی وہ خاتم النبیین نہیں ہوگا۔ پس اگر خاتم النبیین کے یہ معنے یہ ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں۔ تو پھر خاتم النبیین مسیح موعود ہونا چاہیئے۔ اور اگر مسیح نبی اللہ آنے والے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی آکر خاتم النبیین نہیں ہوسکتے۔ تو پھر خاتم بمعنی آخر نہ ہوئے

کیونکہ اگر خاتم بمعنے آخر ہوتے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مسیح آنے والا جسے خود نبی کریم ہی نے صحیح مسلم کی حدیث کے رو سے نبی اللہ قرار دیتے ہیں وہ کیسے نبی اللہ ہوکر آسکتے اور یہ کہنا کہ مسیح آنے والے نبی اللہ ہوکر بھی تابع شریعت محمدیہ ہی ہونگے اس سے یہ بھی ظاہر ہوگیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا کسی تابع شریعت نبی کو اپنے بعد آنے سے نہیں روکتا۔ ہاں نئی شریعت والے نبی کو روکتا ہے۔ اس لئے کہ دین اسلام اور اسلامی شریعت کامل اور محفوظ ہونے سے دائمی ہے۔ لیکن امت محمدیہ بلحاظ ہر دور نئی نسل کے آنے والے نئے تغیرات سے محفوظ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیر القرون کے زمانے صرف تین قرار دیئے یعنی اپنا زمانہ معہ صحابہ کے پھر تابعین کا پھر تبع تابعین کا بعد کے لوگوں کو فیج اعوج قرار دیکر فرمایا لیسوا منی ولست منہم یعنی ایسے لوگ جو نہ وہ مجھ سے ہونگے نہ میں ان سے ہونگا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ امت محمدیہ کی ہر نئی نسل جوں جوں زمانہ نبوی سے بُعد پر چلتی جائیگی ہدایت سے بھی دور ہوتی چلی جائیگی یہانتک کہ بہتّر فرقے ناری تفرقہ اور تشتت سے امت کی وحدت کو بالکل پراگندہ کردیں اس لئے ایسا زمانہ اور امت مرحومہ کی یہ حالت اس بات کی مقتضی ہوگی کہ آنے والا موعود مسیح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت سے اور امتی ہوکر انعام نبوت حاصل کرکے آپ کی امت اور نیز دوسری اقوام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر آپ کی تمام دینی اور روحانی برکات کو دعوت اور تبلیغ کے ذریعے پہنچائیں۔ سو آج وہی موعود آکر اسلامی برکات کو اطراف عالم میں پھیلا رہا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو فائدہ اٹھانے کے لئے آگے بڑھیں اور مخالفت سے اپنی محرومی کے سامان اپنے ہاتھوں سے پیدا نہ کریں۔ اور زمانے انہیں شناخت کیا ہے۔ وہ زمانہ کو شناخت کریں

مسیح محمدی کے لئے عہد

پھر آیت اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم الخ کے رو سے بیشک رسول مصدق کی بشارت کے مصداق حضرت سرور کائنات فخر موجودات محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔ اور آپ سے پہلے کے سب نبیوں سے جو عہد لیا گیا بیشک وہ آپ ہی کے لئے ہے۔ لیکن سورہ احزاب میں اسی طرح کا عہد معہ دوسرے اولوالعزم رسولوں کے آپ سے بھی لیا گیا ہے اور وہ عہد جو آپ سے بھی لیا گیا ہے۔ وہ آپ کے لئے تو نہیں ہوسکتا بلکہ آپ کے بعد دوسرے رسول کے لئے ہی ہوسکتا ہے۔ اور وہ عہد حسب ذیل آیت میں مذکور ہے۔ جو یہ ہے۔ واذ اخذنا من النبیین میثاقہم ومنک ومن نوح وابراھیم وموسیٰ وعیسی ابن مریم واخذنا منھم میثاقا غلیظا۔ پس یہ عہد جو علاوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے اولوالعزم رسولوں سے بھی لیا گیا یہ مسیح محمدی کے لئے تھا جس نے علاوہ امت محمدیہ کے دوسرے رسولوں کی امتوں تک بھی دعوت وتبلیغ کے ذریعے اسلامی برکات کو پہنچانا تھا۔ اس آیت پیشکردہ کے لفظ منک پر نظر رکھتے ہوئے اپنے سوال کے لئے جواب کا موازنہ فرمالیا جائے۔

اب کیوں نبی مبعوث نہ ہو؟

پھر سورۃ مومنون اور سورہ مائدہ کے رو سے خدا نے رسولوں کی بعثت کا مسئلہ دو طرح پیش فرمایا ہے۔ ایک صورت بعثت کی پے درپے پیش کی ہے۔ جیسے کہ آیت ثم ارسلنا رسلنا تترا (مومنون) سے ظاہر ہے۔ اور اس کی مثال قوم بنی اسرائیل میں پائی جاتی ہے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو صاحب کتاب صاحب شریعت اور صاحب امت بناکر پھر آپ کے بعد پے درپے رسول حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زمانہ رسالت تک بھیجے اور آیت یا اھل الکتب قد جاءکم رسولنا یبین لکم علی فترۃ من الرسل (مائدہ) کے رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسولوں کے سلسلہ میں وقفہ پائے جانے پر مبعوث فرمایا گیا۔ یعنی بنی اسماعیل میں بھی اور بنی اسرائیل میں بھی رسولوں کی آمد کے سلسلہ میں وقفہ پیدا ہوچکا تھا۔ اور بنی اسرائیل کے رسولوں میں سے مسیح اسرائیلی کے بعد چھ سو سال گزرنے پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور بنی اسمٰعیل میں تو حضرت اسماعیل کے بعد شاید ہی کوئی رسول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک مبعوث ہوا ہو۔ پس اس لمبے وقفہ کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبعوث فرمایا جانا یہ صورت علی فترۃ من الرسل کی ہے۔ یعنی رسولوں کی آمد کے سلسلہ میں وقفہ واقع ہونے کے بعد کسی رسول کا مبعوث ہونا اور فترت سے یہ نتیجہ نکال لینا کہ نبوت یا رسالت کا سلسلہ ہی اب منقطع ہوچکا ہے۔ یہ خیال قرآن نے ضلالت ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ بعض لوگوں نے غلطی سے یہی خیال حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات کے بعد گھڑ لیا۔ چنانچہ سورۃ مومن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبینت فما زلتم فی شک مما جاءکم بہ حتی اذا ھلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کذالک یضل اللہ من ھو مسرف مرتاب الذین یجادلون فی ایت اللہ بغیر سلطن اتٰھم کبر مقتا عند اللہ وعند الذین آمنوا کذالک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار۔ جو لوگ فترت کو ختم نبوت کے معنوں میں اپنے غلط خیال کی بنا پر سمجھ لیتے ہیں۔ کہ اب کوئی نبی رسول نہیں آئیگا۔ ان لوگوں کی مثال بالکل ایسی ہے۔ کہ جنہوں نے حضرت یوسف کا زمانہ پایا۔ اور ان کے پیش کردہ آیات کے متعلق ہمیشہ شک میں ہی مبتلا رہے۔ کہ یہ سچا رسول نہیں لیکن جب آپ فوت ہوگئے تو بعد وفات یہ غلط عقیدہ گھڑ لیا کہ اب یوسف کے بعد خدا ہرگز کوئی رسول مبعوث نہیں کریگا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ایسا غلط عقیدہ اختیار کرنے والوں کو خدا گمراہ قرار دیتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے ایسا غلط عقیدہ خدا کی صحیح تعلیم اور ہدایت کی رو سے اختیار نہیں کیا۔ بلکہ مسرف اور مرتاب ہونے سے اختیار کیا ہے۔ پھر فرمایا کہ ایسے لوگ جو اس طرح کا غلط عقیدہ گھڑنے والے ہیں۔ ان کے پاس ایسی کوئی مضبوط دلیل تو ہے نہیں کہ جسے دل قبول کرسکے یوں جھگڑالو لوگوں کی طرح خدا کی آیات کے منشاء کے خلاف جھگڑا لے بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ ایسا غلط عقیدہ کہ اب نبی رسول ختم ہوچکے ہیں۔ خدا کی ناراضگی اور بہت بڑی ناراضگی کا عقیدہ ہے۔ اور ایسا ہی سچے مومن جو خدا کے نبیوں اور رسولوں کی برکات اور فیوض کے سخت حریص ہوتے ہیں۔ ان کے نزدیک بھی ایسا غلط عقیدہ سخت ناپسند ہے پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ایسا غلط عقیدہ اختیار کرنے والے لوگوں کا دل سخت متکبر اور خدا کے رسولوں کی بعثت سے بوجہ سرکشی اور جابرانہ طبیعت کے سخت نفرت کرنے والا ہوتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کے دل پر خدا کی طرف سے مہر ضلالت لگ جاتی ہے۔

خدا تعالیٰ کے اس کلام سے جو حضرت یوسف علیہ السلام کے ذکر میں پیش ہوا۔ یہ اسی فترت کے طریق کی بعثت رسول کے متعلق پیش کیا گیا ہے۔ جیسے لوگ اپنے غلط خیال سے بطور غلط عقیدہ کے گھڑ لیتے ہیں۔ کہ اب کوئی نبی رسول نہیں آنے کا۔ حالانکہ صحیح تعلیم اسلامی کے خلاف یہ عقیدہ ہے۔ اور جب مسیح اسرائیلی کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت جو چھ سو سال کے بعد ہوئی اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے بہت بڑے رسول کی بعثت کی ضرورت محسوس کی گئی۔ تو سوچنا چاہئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد تو آج چودہویں صدی بھی جارہی ہے۔ تو کیا اس لمبے زمانہ کے بعد جو فترت عظیمہ کے وقفہ پر مشتمل ہے۔ اس کے لئے باوجودیکہ ایک دنیا گمراہی میں مبتلا ہے۔ خود امت محمدیہ فرقے فرقے ہوکر بہتّر ناری فرقوں کی صورت اختیار کرچکی ہے کیا اتنے لمبے زمانہ کے بعد بھی اس کے لئے کوئی نبی رسول مبعوث نہ کیا جاتا؟

سو حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کے فضل سے عین پیشگوئی کے مطابق آیات بینات اور علامات حقہ معینہ کی شہادات کے ساتھ ظاہر ہوئے۔ یعنی حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمونہ پر بطور فترت من الرسل بہت لمبے زمانہ کے بعد مبعوث ہوئے۔ اور اسی فترت اور لمبے وقفہ کی وجہ سے لوگوں نے غلط عقیدہ گھڑ لیا۔ کہ اب بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی نبی رسول کا آنا کیسے ہوسکتا ہے؟

نبی کی اب بھی ضرورت ہے

چٹھی کے تحریر کرنے والے صاحب بھی بوجہ حرص شدید اس بات کے لئے اپنی انتہائی جدوجہد صرف کرنا اپنا اہم فرض سمجھتے ہیں۔ کہ دنیا میں ہاں تمام دنیا میں یہ غلط عقیدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد قیامت تک آئندہ کوئی نبی رسول نہیں آنے والا ہر طرف پھیلائیں۔ اور سب کے سب لوگ اسی غلط عقیدہ پر قائم ہو جائیں۔ اور آئت یبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم کے رو سے رسولوں کی آمد کا وعدہ بشارت تو بنی آدم کے لئے ہے۔ کیا بنی آدم کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ حیات تک ہی محدود قرار پایا تھا؟ لیکن اگر بنی آدم کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد بھی جاری ہے۔ بلکہ قیامت تک جاری ہے تو اس صورت میں جن ضرورتوں کی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک کے بنی آدم کے لئے رسولوں اور نبیوں کی بعثت کی حاجت تھی۔ کیا وہ ضرورتیں اب آئندہ کے بنی آدم کے لئے نہیں پائی جاتیں؟ اور اگر وہ ضرورتیں پہلوں کی طرح پچھلوں کے لئے بھی ویسی ہی ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ نبیوں اور رسولوں کی بعثت کی برکات سے پچھلوں کو محروم کیا جاتا ہے؟ ہاں خدا کے نبی رسول روحانی طبیب ہوتے ہیں۔ اور طبیبوں کی ضرورت شفاء امراض کے لئے ہوتی ہے۔ کیا آئندہ روحانی امراض جو ضلالت غوائت اور فسق و فجور اور کفر و شرک سے وباؤں کی طرح دنیا میں پھیلنے والے ہیں۔ ان کا کلی طور پر انسداد ہو گیا ہے گا؟ کہ نبیوں رسول کی آمد کی ضرورت نہ پڑے گی۔ اور اگر یہ سب امراض آئندہ بھی پھیلنے والے ہیں۔ اور پھیل گئے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ آئندہ کے بنی آدم کے لئے امراض تو پائے جائیں۔ لیکن خدا کی طرف سے ان روحانی طبیبوں کی آمد کو قطعاً بند کر دیا جاوے؟ بند تو چاہیئے تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد دجالوں کا آنا ہوتا۔ نہ کہ نبیوں کا۔ لیکن جب دجالوں کو بند نہیں کیا جاتا۔ جو لوگوں کو گمراہ اور جہنمی بنانے والے ہیں۔ جن کی نسبت لکھا ہے۔ کہ تیس ۳۰ دجال امت محمدیہ میں پیدا ہوں گے۔ اور بعض روایات میں ستر کی تعداد بھی آئی ہے۔ کیا دجالوں کی اس قدر تعداد کے لئے دروازہ ضلالت اور جہنم کے لئے تو کھولنا لیکن ان کے مقابل نبی ایک بھی نہ آنے دینا کیا یہ خیر الراحمین خدا کی رحمت اور حکمت سے مناسبت رکھنے والی بات ہے؟

دجالی فتنہ کے انسداد کے لئے مسیح موعودؑ کی آمد

ہر اک نبی اور رسول کسی نہ کسی فتنہ کے دفاع اور ازالہ کی غرض سے بھیجا جاتا ہے۔ اور اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظہور تک ہر ایک رسول کسی نہ کسی فتنہ کے فرو کرنے کے لئے ہی مبعوث کیا گیا۔ لیکن سب فتنوں سے بہت بڑا فتنہ دجال معہود کا قرار پایا ہے۔ کہ آدم سے لیکر قیامت تک اس سے بڑا فتنہ اور کوئی نہیں۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ چھوٹے چھوٹے فتنوں کے لئے تو رسول کے بعد رسول بھیجنے کی ضرورت محسوس ہوتی رہی۔ لیکن بہت بڑے فتنہ کے لئے کسی نبی رسول کی آمد نہ ہو؟ اور اگر یہ کہا جائے کہ اس بڑے فتنہ کے فرو کرنے کے لئے مسیح موعود کا نبی اللہ اور رسول ہو کر آنا بھی دجالی فتنہ کے مقابل قرار یافتہ ہے۔ اور اس موعود مسیح کا نبی رسول ہو کر آنا اس بڑے فتنہ کے دور کرنے کے لئے ہی ہوگا۔ تو اس صورت میں چٹھی لکھنے والے صاحب جنہوں نے دو آیتیں اس لئے پیش کیں۔ کہ ان کے رو سے رسولوں کی آمد صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک ہی محدود تھی۔ بعد میں کسی رسول کے آنے سے یہ محذور لازم آتا ہے۔ کہ ایک طرف معاہدہ الٰہیہ پر زد پڑتی ہے۔ اور دوسری طرف کذب باری لازم آتا ہے۔ کیا مغالطہ کی یہ صورت مسیح موعود کے نبی رسول ہو کر آنے سے باطل نہیں ہوتی؟ اور وہ موعود نبی رسول تو خدا کے فضل سے موجودہ زمانہ میں آ چکا۔ اور ایسے مغالطات بھی اس کے آنے پر ھباءً منثوراً کر دیئے گئے۔ اور حمامۃ البشریٰ کے متعلق جو سوال پیش کیا گیا تھا۔ ساتھ ہی وہ بھی حل ہو گیا۔ کہ علامات موعودہ بھی ظاہر ہو گئیں۔ اور ایمان والے ایمان بھی لا رہے ہیں۔ اور جن کے لئے باوجود ان علامات صدق کے ظہور کے پھر توبہ نصیب نہ ہو سکی۔ ان کے لئے توبہ کا دروازہ بھی بند ہو چکا۔ چٹھی والے صاحب خود ہی اپنی حالت پر غور فرما سکتے ہیں۔ کیا ان پر توبہ کا دروازہ کھلا ہے یا بند ہے؟ اگر کھلا ہوتا۔ تو وہ کسی رسول کی آمد کے اس قدر پُرجوش مخالفت کرنے والے نہ ہوتے۔

وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھ

ایڈیٹر صاحب اخبار حریت کے غور و فکر کے لئے

اخبار الفضل ۳۰ مارچ سے معلوم ہوا۔ کہ ایڈیٹر صاحب اخبار حریت دہلی نے اس انتہا درجہ کی بدزبانی کا کچھ مزا چکھ لیا۔ جو انہوں نے اپنے نوزائدہ اخبار کے رونما ہوتے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف کی تھی۔ اور ہم نے ایک دفعہ پھر انی مھین من اراد اھانتک کا الہام نہایت آب و تاب سے پورا ہوتا دیکھا۔ اور خدا تعالےٰ کے مقدس مامور پر ہمارا ایمان ہر جہت سے بڑھا۔ لیکن جیسا کہ ہر مومن کا خاصہ ہے۔ کہ جہاں وہ اللہ تعالےٰ کے کلام کو پورا ہوتا دیکھ کر سجدۂ شکر بجا لاتا ہے۔ وہاں دوسرے انسان کو مصیبت میں دیکھ کر اس کا دل پسیج بھی جاتا ہے۔ اس وجہ سے مجھے بھی ایڈیٹر صاحب مذکور سے دلی ہمدردی پیدا ہوئی ہے۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ اس قسم کی بیماری سے جس طرح مجھے شفا بکلی حاصل ہو گئی۔ انہیں بھی حاصل ہو۔ اس لئے ذیل کی سطور قلمبند کر رہا ہوں۔

دسمبر ۱۹۳۷ء میں مجھے قولنج کے درد کا دورہ شروع ہوا۔ اور اپریل ۱۹۳۹ء تک ہر ماہ باقاعدگی سے ہوتا رہا۔ درد کی شدت یقیناً اتنی ہی تھی۔ جتنی کہ ایڈیٹر صاحب حریت نے اپنے بیان میں تحریر کی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک تعلیم کے طفیل خودکشی تو کجا میں اپنی تندرستی سے بھی کبھی مایوس نہیں ہوا۔ اسی دوران میں میں نے بے شمار ڈاکٹری و یونانی علاج کئے۔ لیکن ذرا بھر بھی فائدہ نہ ہوا۔ حتیٰ کہ ماہ اپریل ۱۹۳۹ء میں میں وکٹوریہ جوبلی ہسپتال امرتسر میں داخل ہو گیا۔ جہاں ماہرین فن نے بتلایا۔ کہ میرے اپینڈکس اور پتے کا اپریشن ہوگا۔ تب میں اس موذی مرض سے نجات پا سکونگا۔ یہ رائے حاصل کر کے میں سیدھا قادیان دارالامان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچا۔ اور بیماری کا مفصل ذکر کر کے دعا کے لئے درخواست کی۔ جس پر حضور نے فرمایا۔ انشاء اللہ ہم دعا کرینگے۔ اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔ بعدہٗ میں واپس چلا آیا۔ اور اپریشن کا خیال چھوڑ دیا۔ اور حسب سابق ملتان کے ایک حکیم صاحب سے ایک معمولی سی دوا اور عرق لیکر استعمال کیا۔ اور بیماری کے دورے کے انتظار میں رہا۔ لیکن حضور کی معجزانہ دعا کا یہ اثر ہوا۔ کہ ماہ اکتوبر تک مجھے کوئی دورہ نہ ہوا۔ البتہ اکتوبر میں ایک دفعہ پھر درد اٹھا۔ مگر اس کے بعد سے آج تک باوجود سخت سے سخت بدپرہیزی کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی پیٹ بھی نہیں دکھا۔ حالانکہ تمام دنیا جانتی ہے۔ کہ اپینڈکس اور پتہ کی بیماری بغیر اپریشن کے درست ہو ہی نہیں سکتی۔ مزید یہ کہ اس کے بعد میرے تین دوستوں کو اسی مرض کا شدید دورہ ہوا۔ اور انہوں نے میرے کہنے پر انہی حکیم صاحب سے وہی دوا لیکر استعمال کی۔ لیکن ان میں سے کسی کو اس سے ذرہ بھر بھی افاقہ نہ ہوا۔ یہ ثبوت ہے اس امر کا کہ مجھے جو شفا ہوئی۔ وہ محض حضور کی معجزانہ دعا کا اثر تھا۔ ورنہ کوئی دوا کارگر نہ ہوئی تھی۔ پس میں ایڈیٹر صاحب حریت کی خدمت میں التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی یہ نسخہ آزما دیکھیں۔ اور اسی پر ہی کیا انحصار ہے۔ ہم نے تو قدم قدم پہ حضور کی دعاؤں کا اثر دیکھا۔ اور ہر احمدی کو اس کا بیسیوں دفعہ تجربہ ہو چکا ہے پس اگر وہ صدق دل سے آئینگے۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں ناکام نہیں رکھے گا۔

میں انہیں دلائل میں نہیں پھنسانا چاہتا۔ بلکہ ایک دوسری سیدھی راہ بھی دکھلاتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں نہایت ہی دردمندانہ طور پر نصیحت فرماتا ہے۔ قل انما اعظکم بواحدۃ ان تقوموا للہ مثنیٰ و فرادیٰ ثم تتفکروا ما بصاحبکم من جنۃ۔ کہہ دے میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ کھڑے ہو جاؤ تم اللہ کی خاطر دو دو ہو کر یا اکیلے اکیلے پھر (علیحدگی میں) غور و فکر کرو تو تمہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ تمہارے ساتھی (یعنی اس مدعی نبوت کو) کوئی جنون نہیں۔ یعنی اس کی باتیں مجنونانہ نہیں۔ جن کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہو۔ اور جن کا کوئی مقصد نہ ہو۔ قربان جاؤں اپنے مولیٰ پر کہ مالک و خالق ہونے کے باوجود کس طرح بنی نوع انسان کو اس کی بھلائی اور بہتری کی خاطر پر درد الفاظ میں توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ

مخالفین کی باتوں سے علیحدہ ہو کر تنہائی میں یا اپنے ایک آدھ ساتھی کو ہمراہ لے کر غور تو کریں۔ کہ کیا ایسا انسان بھی جھوٹا ہو سکتا ہے۔ جس کی تمام باتیں پوری ہو جائیں۔ اسی ضمن میں حضور کے مقدس ہاتھوں کی لکھی ہوئی ایک تحریر کا کچھ حصہ (جو آج سے سہم سال قبل ضمیمہ تحفہ گولڑویہ میں لکھی گئی) پیش کرتا ہوں اور پوچھتا ہوں۔ غور کرو۔ کیا وجہ ہے کہ جو کچھ حضور نے تحریر فرمایا۔ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے سو فیصدی پورا ہوا۔ لیکن مخالف ہمیشہ ناکام و نامراد رہے۔ بلکہ شدید مصائب میں گرفتار ہوئے۔ حضور فرماتے ہیں :-

"اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے۔ جو آخر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جاویں اور ہاتھ شل ہو جاویں۔ تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا۔ اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو۔ تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔ میں اس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں۔ جو جھوٹ اور افترا کے ساتھ ہو ...... پس صادقوں کی یہی نشانی ہے کہ انجام انہی کا ہوتا ہے۔ خدا اپنی تجلیات کے ساتھ ان کے دل پر نزول کرتا ہے۔ پس کیونکر وہ عمارت منہدم ہو سکے جس میں وہ حقیقی بادشاہ فروکش ہے۔ ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو گالیاں دو جس قدر چاہو اور ایذا اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو اور میرے استیصال کے لئے ہر ایک قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو۔ پھر یاد رکھو۔ کہ عنقریب خدا تمہیں دکھا دے گا کہ اس کا ہاتھ غالب ہے۔ نادان کہتا ہے کہ میں اپنے منصوبوں سے غالب ہو جاؤں گا مگر خدا کہتا ہے کہ اے لعنتی دیکھ میں تیرے سارے منصوبے خاک میں ملا دوں گا"

اب ایڈیٹر صاحب حریت ہی انصاف سے فرمائیں کہ کیا مندرجہ بالا الفاظ کی سچائی روز روشن کی طرح ظاہر نہیں ہوئی کیا یہ محض مجنونانہ بڑ تھی۔ اتفاقیہ کامیابی اور ہے۔ لیکن ایک شخص اکیلا اٹھتا ہے۔ دنیا کو اس راستہ پر لے جانا چاہتا ہے جس پر وہ نہیں جانا چاہتی۔ گویا دریا کی دھار کو موڑتا ہے۔ تمام جہان اس کا مخالف ہے۔ ایسے وقت میں وہ بانگ دہل یہ اعلان کرتا ہے کہ تمہاری زبانیں۔ تمہارے قلم اور تمہارے تمام حیلے حوالے بیکار ہو جائیں گے۔ اور میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ اور پھر ایسا ہو بھی جاتا ہے۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں کہ خدا تعالیٰ کا زبردست ہاتھ اس کے ساتھ ہے۔ اور قدرت کا تمام کارخانہ اس کی حمایت میں کام کر رہا ہے۔ خاک ر حبیب الرحمن اے۔ ٹی۔ آئی سکول کبیر والہ

"الفضل"۔ افسوس کہ ایڈیٹر صاحب حریت نے ہمارے اس مضمون کے بعد جو ان کے متعلق لکھا گیا۔ تبادلہ میں اپنا پرچہ بھیجنا بند کر دیا ہے۔

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۲۳۳ منکہ فتح بی بی زوجہ چوہدری حسین بخش عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت خلافت اولیٰ چک ۹۸ جنوبی ڈاک خانہ چک ۹۹ جنوبی ضلع شاہ پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۴/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ چار عدد مرکیاں طلائی نقد دو تولہ -/۱۴۰۔ ایک مندری -/۳۵۔ چودہ عدد منگیاں طلائی ۲½ تولے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات تک میری جائیداد کی کمی بیشی پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ فتح بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ محمد علی مدرس چک ۹۸ شمالی گواہ شد غلام نبی امیر جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی سرگودھا

نمبر ۸۱۷۷ منکہ نواب بی بی بیوہ محمد اسمٰعیل صاحب قوم راجپوت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن دار الصحۃ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ پانچ مرلے زمین میں ایک کمرہ پختہ ہے اس کے ۱/۳ حصے کی وصیت کرتی ہوں۔ میرا مکان کرایہ پر ہو گا تو اس کرایہ کا بھی ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر متروکہ ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد :۔ نشان انگوٹھا نواب بی بی موصیہ دار الصحۃ۔ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا گواہ شد اللہ دین دار البرکات

نمبر ۸۱۵۳ منکہ عزیزہ بیگم زوجہ ناصر احمد صاحب قوم کشمیری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دار البرکات شرقی قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر تین سو روپیہ اور پانچ مرلے زمین کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی الامۃ عزیزہ بیگم ناصر بقلم خود

گواہ شد:۔ ناصر احمد خاوند موصیہ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد :۔ حمیدہ بیگم بقلم خود

نمبر ۸۱۵۲ منکہ عنایت بیگم زوجہ بشیر الدین صاحب قوم جٹ عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی محلہ دار الرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد مہر دو صد روپیہ زیورات سو روپیہ ایک مشین سلائی پرانی قیمتی -/۷۰ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامۃ :۔ عنایت بیگم موصیہ بقلم خود گواہ شد:۔ حکیم رحمت اللہ خسر حقیقی عنایت بیگم گواہ شد علی محمد سیکرٹری انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۱۵۵ منکہ عبد اللطیف ولد نیاز محمد صاحب قوم قریشی پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن ہفرڈہ ڈاک خانہ ہندواڑہ ضلع بارہ مولا کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ ۲۵ کنال زمین قیمتی -/۱۶۰ مکان کا ۱/۲ حصہ قیمتی -/۱۳۲ درختان اخروٹ دو عدد۔ سیب باغ ۳ عدد۔ جائیداد منقولہ بھینس قیمتی -/۱۰۰ بیل ایک عدد قیمتی -/۴۰ روپے اور ماہوار آمد بیس روپے ہے۔ میں اپنی مذکورہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ تنخواہ کا حصہ بھی ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات پر اگر کوئی ترکہ ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد :۔ عبد اللطیف موصی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ عبد الاحد مبلغ۔ گواہ شد سید محمد لطیف انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۸۱۵۹ منکہ غلام محمد ولد الٰہی بخش صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن انبالہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان پختہ بر لب سڑک ریلوے انبالہ شہر قیمتی -/۵۰۰۰ ایک مکان پختہ واقع منڈی مرید کے ملحقہ مسجد احمدیہ قیمتی -/۱۰۰۰ روپے۔ چار عدد دوکانات مرید کے قیمتی -/۲۰۰۰ سرمایہ کاروباری قریباً بیس ہزار روپیہ جو مختلف کاروبار میں لگا ہوا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میری ماہوار آمد -/۸۰ روپے ہے العبد غلام محمد احمدی موصی انبالہ شہر۔ گواہ شد شیخ عبد العزیز کوئٹہ۔ گواہ شد :۔ کاتب الحروف شیخ محمد عنایت اللہ پسر موصی۔

نمبر ۸۲۴۰ منکہ گلاب بی بی زوجہ مرزا برکت علی صاحب قوم مغل عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۰۰ء ساکن گوجرانوالہ حال دار الفضل پ۔ او قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

جائیداد منقولہ کی تفصیل :- (۱) بالیاں طلائی ۲ عدد وزنی ایک تولہ قیمتی مبلغ -/۷۰ روپے (۲) نقد بصورت امانت دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان -/۶۰ روپے (۳) مبلغ -/۲۰۰ روپیہ میرا حق مہر تھا جو میرے استعمال میں آچکا ہے۔ اس کے سوا میری کوئی جائیداد نہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز مجھے اپنے خاوند کی طرف سے -/۵ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی ماہ بماہ۔ اگر میری زندگی میں کوئی اور جائیداد یا آمد حاصل ہو یا میری وفات کے وقت ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکورہ ہوگی۔ العبد گلاب بی بی۔

گواہ شد :- محمد احمد داماد برکت علی

دار الفضل قادیان

گواہ شد :- برکت علی محلہ

دار الفضل قادیان

وعدوں کے پورا کرنے میں آخری قطرہ تک قربان کردو

مجاہدوں اور کارکنوں کے نام شائع کردیئے جائینگے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کا ہر مجاہد یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے کام تو ہو کر رہینگے کوئی نہیں جو روک سکے مگر کیا ہی قسمت ہر وہ شخص کی خدا تعالیٰ دعوت کرے۔ مگر کوئی اور آکر اسے کھا جائے اسی وجہ سے ہر مومن اس کوشش میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنا وعدہ ۱۵ اپریل تک پورا کرے خواہ تحریک جدید کا ہو۔ یا ترجمۃ القرآن کا۔ کیونکہ "جب تم منہ سے وعدہ کرلو تو پھر خواہ کچھ ہو اسے پورا کرو۔ اور اسے پورا کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرو"۔

پس ہر مجاہد اپنے وعدوں کو ۱۵ اپریل تک پورا کرنے میں پوری تن دہی سے کام لے جیسا کہ جماعت احمدیہ کلکتہ نے کیا ہے۔ مکرمی میاں محمد صدیق و محمد یوسف صاحبان نے اپنی طرف سے -/۱۵۰۰۰ میاں محمد حسین و محمد شفیع صاحبان نے اپنی طرف سے -/۱۸۳۵ اپنے والد مرحوم میاں برخوردار صاحب کی طرف سے -/۵۰۰ میاں محمد عمر و محمد بشیر صاحبان کی طرف سے -/۱۳۳۵ (ان دوستوں کی یہ رقم تو سو فی صدی پوری ہے اور -/۲۰ روپیہ ایک دوست کی طرف سے جن کا وعدہ -/۵۰۰ ہے) میاں بشیر احمد صاحب گھاگھرا کے -/۵ اور میاں غلام صادق صاحب کے -/۵ اور عورتوں کی طرف سے -/۶ روپے ارسال فرمائے ہیں کل رقم -/۱۸۸۸۶ ہے۔ اور لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ اس ماہ کے آخری ہفتہ کافی رقم وصول ہوگی۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ اسی وقت بھیج دیجائے گی۔ نیز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور لکھا ہے۔ میری اہلیہ زبیدہ بیگم صاحبہ نے ایک ہزار روپیہ کا وعدہ کیا تھا۔ اس کا روپیہ بھی آج کی ڈاک سے بھیج رہا ہوں۔ اسکی خواہش ہے کہ وہ خود حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر پیش کرے۔ کیونکہ میں پردیسی ٹھہرا۔ اگر اس تقریب کے ذریعہ ہی میرے گھر کا ایک فرد حضور پرنور کی زیارت کرسکے۔ تو یہ عین خوش قسمتی اور راحت ہے۔

تحریک جدید اور ترجمۃ القرآن کا روپیہ ہر شخص حضرت اقدس کے حضور براہ راست پیش کرسکتا ہے۔ مگر کوپن پر تفصیل وغیرہ ضروری ہے پس اگر آپ نے ابھی ترجمۃ القرآن اور چندہ تحریک جدید کے وعدے ۱۵ اپریل تک سو فی صدی داخل کرنے کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ تو احباب کلکتہ کا یہ عملی نمونہ آپکے پیش کیا جاتا ہے۔ آپ بھی ان چند ایام میں اپنے وعدے پورے کردیں کوشش کی جارہی ہے کہ ۱۵ اپریل تک وعدے پورے کرنے والے مجاہدوں کے نام "اخبار الفضل" میں شائع کردیئے جائیں۔ بلکہ ان کے نام بھی جنہوں نے تحریک جدید اور ترجمۃ القرآن کے چندہ کے وصول کرنیکا ثواب حاصل کیا ہے۔

برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

اہل اسلام کے لئے بیس ہزار روپیہ انعام

دنیا کی تمام مذہبی اقوام کی کتب سے یہ ثابت ہے کہ جب لوگ اپنے مذہب کی اصل تعلیم فراموش کرکے گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو رب العلمین کی طرف سے ایک ربانی مصلح مبعوث کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ دین کی تجدید ہوتی ہے اور یہ سلسلہ متواتر جاری رہتا ہے۔ اسلام میں بھی یہ ربانی قانون مسلم ہے جیسا کہ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یعنی یقیناً یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کریگا (ابو داؤد) گزشتہ صدیوں میں ایسے ربانی مجددین کا ظہور ہوتا رہا۔ اسی طرح اس صدی میں خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مقرر فرمایا۔ بعض لوگ آپ کی جماعت کے عظیم الشان تبلیغی کارنامے دیکھ کر یہ کہتے ہیں کہ وہ آپ کو اس صدی کا مجدد ماننے کے لئے تیار ہیں مگر آپ کے دوسرے دعووں کو جھوٹا کہتے ہیں۔ کیا جو شخص اس عالم الغیب کی طرف سے دنیا کی رہنمائی کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔ وہ اپنی طرف سے جھوٹے دعوے کرکے لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کرنے کی جرأت کرسکتا ہے؟ یہ خیال سراسر غلط ہے۔ ایسے خیال والے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں۔ کیونکہ اس کے یہ معنی ہوئے کہ خدا تعالیٰ نے باوجود عالم الغیب ہونے کے نعوذ باللہ ایسی سخت غلطی کی کہ اس صدی میں ایک صادق کو مبعوث کرنے کے عوض ایک کذاب کو منتخب کیا۔ نعوذ باللہ۔

اے لوگو! خدا کا خوف کرو۔ اور کچھ تو عقل سے کام لو۔ تم اسی غلط عقیدہ پہ اڑے رہو گے۔ اس لئے ہم تم پر حجت پوری کرنے کے لئے یہ چیلنج دیتے ہیں کہ اگر تمہارا یہی خیال ہے۔ تو تمہاری نظر میں اس صدی کا خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا ہوا کون صادق ربانی مجدد ہے تو اسے پبلک میں پیش کرو اور ہم تم کو **بیس ہزار روپیہ انعام** دینے کو تیار ہیں۔ ورنہ صحیح بخاری کی یہ حدیث یاد رکھو۔ اور خوب یاد رکھو کہ مرتے ہی منکر نکیر دونوں فرشتوں کی طرف سے یہ پیش ہوگا کہ تم نے اپنے زمانہ کے ربانی امام کو مانا یا نہیں۔ ماننے والوں کے لئے جنت ہے اور منکرین کے لئے اسی وقت سے عذاب شروع ہے۔ خدا تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ اور حق سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تا تم بھی ہمارے روحانی بھائی ہو جاؤ۔ پھر ہم سب مل کر دنیا میں تبلیغ اسلام کے کام میں لگ جائیں۔ یہی خدا تعالیٰ نے ہماری زندگی کا مقصد قرار دیا ہے۔ اور ہم سب پر یہ بجالانا فرض ہے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۹ راپریل۔ مغربی محاذ کے بارہ میں تازہ خبر یہ ہے۔ کہ اتحادی فوجیں شمالی علاقہ میں بریمن اور ہنوور کی طرف برابر بڑھ رہی ہیں۔ اور اس وقت وہ صرف سات میل دور ہیں۔ اور امریکن توپیں اس وقت بریمن پر گولے برسا رہی ہیں۔ جو دستے ہنوور کو چھوڑ کر آگے بڑھ گئے تھے۔ انہوں نے سات میل جنوب مغرب میں ایک اور شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ روہر میں گھری ہوئی جرمن فوج کا برابر صفایا کیا جا رہا ہے۔ اس ماہ کے پہلے چھ دنوں میں ایک لاکھ نوے ہزار جرمن قید کیے گئے۔ اور ۲۵ ہزار مارے گئے۔ یا مجروح ہو چکے ہیں۔ کل اتحادی طیاروں نے جو حملے کیے۔ ان کے نتیجہ میں ۷۵ جرمن طیارے بھی برباد ہو گئے۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ویانا کے اندر لڑنے والی روسی فوج نے شہر کے مشرقی۔ مغربی اور جنوبی حصوں میں تین ریلوے سٹیشنوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور شہر کے وسطی حصہ سے اب وہ صرف دو میل پر ہیں۔ ویانا کی جرمن فوج کا کمانڈر قتل کر دیا گیا ہے۔ کونگسبرگ پر شمال کی طرف سے دھاوا بول کر روسیوں نے بڑے ریلوے سٹیشن اور بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور یہ دستے ان دستوں سے جا ملے ہیں۔ جو شمال مغرب سے بڑھ رہے تھے۔

واشنگٹن ۹ راپریل۔ جزیرہ اوکے ناوا میں امریکن فوج نے دو گاؤں دشمن سے چھین لیے ہیں۔ اور اب وہ ناہا کے اور قریب پہنچ گئی ہے۔ جاپانی یہاں شدید مزاحمت کر رہے ہیں۔ امریکن ہوائی جہازوں نے جزیرہ کے دو ہوائی میدانوں سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ شمالی علاقہ میں امریکن فوج دو میل اور آگے بڑھ گئی ہے۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے جنگی جہازوں سے اڑ کر امانی گروپ کے بعض جزائر پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ لوزان کے دو شہروں سے بھی دشمن کو مار بھگایا ہے اور اس سے ان سڑکوں پر اتحادیوں کا کنٹرول ہو گیا ہے۔ جو منیلا کے جنوب مشرق میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ایڈمیرل نمٹس کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکن بیڑے نے چین کے نواحی پانیوں میں سات لاکھ تیس ہزار ٹن کے جاپانی جہاز ڈبو دیئے۔ یا انکو نقصان پہنچایا ہے۔

دہلی ۹ راپریل۔ آج مرکزی اسمبلی میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ ہندوستان کا سیاسی ڈیڈلاک دور کرنے کے لئے مرکزی اور صوبائی حکومتوں میں کوئی خط و کتابت نہیں ہوئی۔ دریافت کیا گیا۔ کہ کیا لارڈ ویول اسی سلسلہ میں انگلستان گئے ہیں۔ سر سلطان احمد نے کہا۔ کہ لارڈ موصوف کے جانے کے بارہ میں گذشتہ ماہ ایک اعلان کیا گیا تھا۔ اس پر میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتا۔ کامرس ممبر نے کہا۔ کہ لڑائی کے بعد ہندوستان کی صنعتی ترقی کے سوال پر پوری طرح غور و خوض کیا جا رہا ہے۔ اور اس بات کا پورا پورا انتظام کر لیا جائیگا۔ کہ باہر سے آنے والے مال کی وجہ سے ہندوستانی صنعت کو نقصان نہ پہنچے۔

پیرس ۹ راپریل۔ بلیوز کے جنوب میں نمک کی کانوں میں جرمنی کے سرکاری بنک کے سونے کے ذخیرے اتحادیوں کے ہاتھ آئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہاں ۲۷۰۰ من وزنی سونے کی سلاخیں تین کروڑ مارکس کے نوٹ۔ دس لاکھ امریکن ڈالر دس کروڑ فرانک۔ ایک لاکھ دس ہزار برطانی پونڈ نیز سپین۔ ترکی۔ پرتگال ناروے وغیرہ کے سکے بکثرت پائے گئے۔ جرمن عجائب گھر کے بیش قیمت آرٹ کے شاہکار بھی یہاں اتحادیوں کے ہاتھ آئے ہیں۔

روم ۹ راپریل۔ روم ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکن گورنمنٹ نے اطالوی گورنمنٹ کو مطلع کیا ہے۔ کہ اسے سان فرانسسکو کانفرنس میں ایک وزیٹر کی حیثیت سے بھی نمائندگی نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ اٹلی اتحادی ملک نہیں ہے۔

لاہور ۹ راپریل سردار بہادر سنت سنگھ اندر سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ محکمہ ترقیات عنقریب ریٹائر ہونے والے ہیں۔ اس کے بعد آپ کو ریاست نابھہ کا وزیر اعظم مقرر کیا جائیگا۔

لنڈن ۹ راپریل۔ سویڈش ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ سویڈن کے جنوب میں بین الاقوامی سمندروں میں جرمن آبدوزیں سویڈن کے ماہی گیر جہازوں کو روک کر ان سے بجبر خوراک حاصل کرتی ہیں۔

دہلی ۹ راپریل۔ ایک ہفتہ کی بحث و تمحیص کے بعد سر سپرو مصالحتی کمیٹی نے ہندوستان کے مستقبل کے آئین کی تجاویز کے متعلق ۲۱ ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔ نیشنل کمیٹی کے ممبروں کی تعداد ایک سو ساٹھ تجویز کی گئی ہے۔ جن میں سے ۵۱ ہندو ۵۱ مسلمان آٹھ سکھ اور بیس پسماندہ جماعتیں اور ہندوستانی عیسائی بھی ہیں۔

نیویارک ۹ راپریل۔ امریکن گورنمنٹ نے کوئلہ کی کانوں پر قبضہ کرنے کا خیال ترک کر دیا ہے۔ کیونکہ ہڑتالی مزدوروں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ کانوں کے مالکوں سے نئے معاہدہ پر دستخط کر دینگے۔

کلکتہ ۹ راپریل۔ حال میں مقامی اخبار نویسوں کو ایسٹرن کمانڈ کے سگنل سٹیشن کی سیر کرائی گئی۔ اور بتایا گیا۔ کہ روزانہ قریباً دو لاکھ الفاظ (تاروں یا وائرلیس کے ذریعہ) دس ہزار آفیشل خطوط و پیکٹوں اور تین ہزار ٹیلیفون کالوں سے اس سٹیشن کو واسطہ پڑتا ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے۔ کہ تاروں کے موجودہ سسٹم پر ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ تاریں آتی ہیں۔ اور ٹیلیفون پر بھی ایک وقت کئی مقامات سے بات چیت جاری رہتی ہے۔ یہ ہندوستان میں سب سے بڑا ٹرنک سسٹم ہے

دہلی ۹ راپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ اور حکومت ہند میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اس کے مطابق ۱۹۴۵ء میں ۱۹۴۴ء کی نسبت ۲۶ کروڑ روپیہ کا زیادہ مال ہندوستان آئے گا۔ یہ بھی امید کی جاتی ہے۔ کہ برطانیہ سے بیس کروڑ گز کپڑا ہندوستان آئے گا۔

لنڈن ۹ راپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنوں نے ڈنمارک کے تمام بچے کھچے جہاز ضبط کر لیے ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے تمام جہاز روزانہ جرمنی سے گولہ بارود۔ دستی بم۔ کھانے پینے کی چیزوں کے ڈبے۔ آٹا اور بجلی کا سامان وغیرہ ڈنمارک کی بندرگاہوں میں بکثرت لا رہے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمن یہاں کوئی مرکز قائم کرنے والے ہیں۔ کوپن ہیگن میں یہ خبر گرم ہے۔ کہ اتحادی افواج چند ہی روز میں ڈنمارک پر چڑھائی کرنے والی ہیں۔

دہلی ۹ راپریل ہندوستانی پبلک کی خوراک میں چربی کی جو کمی واقع ہو گئی ہے۔ اسے پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ بناسپتی انڈسٹری کی توسیع پر غور کر رہی ہے۔

واشنگٹن ۹ راپریل۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ امریکی اور جاپانی فوجوں کے درمیان اوکے ناوا کے قریب زبردست بحری اور ہوائی لڑائی ہوئی۔ جس میں چھ جاپانی اور تین امریکن جہاز ڈوب گئے۔ چار سو جاپانی ہوائی جہاز بھی تباہ کر دیئے گئے۔ امریکن بیڑے کے ساتھ برطانی بیڑہ بھی تعاون کر رہا تھا۔ یہ لڑائی مسلسل تین گھنٹے ہوتی رہی۔ اور اسی میں جاپانی جہاز یماٹو جو دنیا کا سب سے بڑا جنگی جہاز تھا۔ ڈوب گیا۔

لاہور ۹ راپریل۔ ۹ فروری ۱۹۴۲ء کو پنجاب میں پنچایت ایکٹ نافذ ہوا تھا۔ اس وقت سے لیکر اب تک اس صوبہ میں ۷۰۳۰ پنچایتیں قائم ہو چکی ہیں۔